حضرت مسعودِ ملت علیہ الرحمہ

ایک پرکشش شخصیت

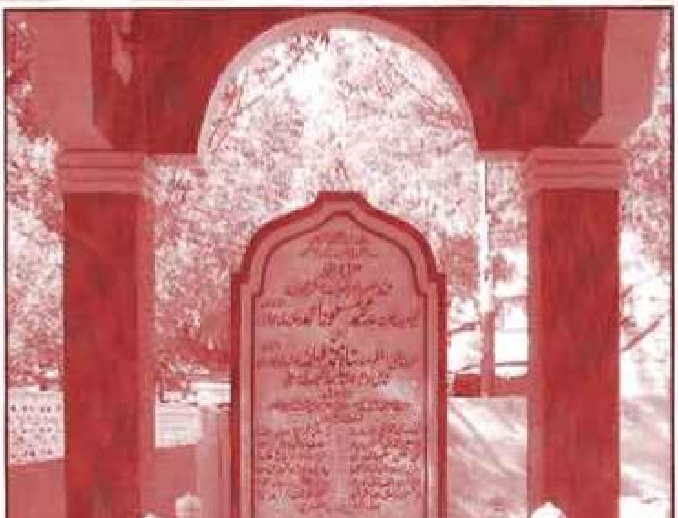

ابوالبلال محمد علی عبداللہ سومرو

سومرو شوراشٹر پبلی کیشنز
۴۶۶/۲۸/۱-اے جونا گڑھ محلہ، بلدیہ ٹاؤن، کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء

حضرت مسعودِ ملت علیہ الرحمہ

ایک پُرکشش شخصیت

ابوالبلال محمد علی عبداللہ سومرو

☆

سومرو شوراشٹر پبلی کیشنز

۲۲۲/۱۷۲۸ ۔ جوناگڑھ محلہ، بلدیہ ٹاؤن، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء

حقوق طباعت بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام .... حضرت مسعودِ ملت ایک پُر کشش شخصیت

تحریر .... محمد علی سومرو مسعودی

نظر ثانی .... صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد

ڈاکٹر سید عدنان خورشید

سن اشاعت .... ۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء

حروف سازی .... سید شعیب مسعودی، موبائل 0306-2559082

پروف ریڈنگ .... حاجی محمد الیاس مسعودی

تعداد .... ایک ہزار

ہدیہ ....

ملنے کے پتے

۲...... ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی.. .فون نمبر ۲۳۶۵۱۵۷۔۰۳۰۰

۱...... امام ربانی فاؤنڈیشن، 5A، پلاٹ 7-C، اسٹیڈیم لین نمبر ۱، خیابان شمشیر، فیز ۵، ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی......فون نمبر ۵۸۴۰۳۹۵

۳......ضیاء الاسلام پبلی کیشنز۔ضیاء منزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم روڈ، عیدگاہ، کراچی......فون ۲۲۱۳۹۷۳

۴.... .ادارۂ مظہر اسلام، ۳/۶۴، نئی آبادی مجاہدہ آباد، مغلپورہ لاہور۔

۵......ڈاکٹر شیر محمد مسعودی، ۲۶۔اے موتی روڈ، نزد ممبئی زری فیکٹری، لاہور۔۹۴۲۳۱۷۲۔۰۳۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

مسعودِ ملت، سعادتِ لوح وقلم، ماہرِ رضویات، ماہرِ مجددیات، محقق ومفکر، فخرِ اہلسنت، مجددِ ملت، نبہانی العصر حضرت شیخ الشاہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کی پُرکشش شخصیت سے کون واقف نہیں، بلکہ یوں کہیے کہ آپ کا علمی، دینی، ادبی، تجدیدی اور روحانی چرچہ تمام ملکوں میں ہوا اور ہو رہا ہے۔

حضرت مسعودِ ملت علیہ الرحمہ اُس خاندان کے چشم و چراغ تھے جو علمی، دینی، ادبی و روحانی وجاہت میں اپنی مثال آپ تھا۔۔۔آپ کے خاندان میں شروع سے ہی عالم و فاضل، علماء و مشائخ، اولیاء وصوفیائے کرام ہوتے آئے ہیں، آپ کے والد ماجد حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خود اپنے وقت کے عظیم المرتبت شخصیت تھے۔۔۔آپ ایک جلیل القدر عالم دین، محدثِ وقت اور شاہی امام یعنی جامع مسجد فتح پوری دہلی کے امام وخطیب تھے۔۔۔آپ تقویٰ و پرہیزگاری میں بے مثال تھے۔۔۔آپ کی حیات طیبہ کا ہر پہلو شریعت و سنتِ مبارکہ کا چلتا پھرتا نمونہ تھا۔۔۔آپ عظیم المرتبت، فقید المثال عارف اور شیخ طریقت تھے اور اہلسنت و جماعت کے علماء و مشائخ کا مرجع تھے، آپ کے پاس بڑے بڑے علماء و مشائخ آتے اور فیض حاصل کرتے۔۔۔پروفیسر ڈاکٹر مولانا محمد اشفاق جلالی کی بات دل کو لگی آپ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ!

ڈاکٹر صاحب زہد وورع، تقویٰ وطہارت کے پیکر تھے۔ دھلی کے عظیم علمی وروحانی خانوادے کے ساتھ اُن کا تعلق تھا جو صدیوں سے دھلی کی مسجد فتح پوری اور

اس کے گرد و نواح کو علم و عرفان سے روشن و منور کر رہا ہے۔

(ماہنامہ معارف رضا: شمارہ جون ۲۰۰۸ء)

حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ اکثر اپنے خطبات میں حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کی سیرت و کردار کا ذکر فرماتے، تقویٰ و پرہیزگاری کی مثال پیش کرتے۔۔۔حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ آپ ہی کی آغوش میں پلے بڑھے اور اسی علمی، دینی، ادبی و روحانی ماحول میں آپ کا بچپن گزرا۔۔۔مسعود ملت جلال و جمال، سیرت و کردار اور ظاہری و باطنی کمالات میں حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کے ''مظہر'' تھے، مسعود ملت اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ کے نقش پا اور اسلاف کرام کے نمونہ بھی رہے۔

الحمدللہ! حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ حضورِ سرور کائنات، آقائے دو جہاں، سرور کونین، رؤف الرحیم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ کے چلتے پھرتے ایک عملی نمونہ اور آئینہ تھے، اسی سنت کے آئینہ میں آپ نے وقت کی بڑی قدر کی، سنت مبارکہ کی اہمیت پر اپنے اکثر خطبات میں فرماتے کہ!

''سُنت میں ہی قوت ہے۔۔۔سُنت میں ہی عظمت ہے۔۔۔
سُنت میں ہی عزت ہے''۔

حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ نے سُنت مبارکہ کی بے حد پابندی کی۔۔۔اتباعِ سنت نے آپ کو بڑا کامل بنایا اور اسی اتباعِ سنت سے آپ کو اللہ کا قرب بھی حاصل ہوا، دوران خطاب آپ کا یہ بھی ارشاد ہوتا کہ!

''اللہ کا قرب جو حاصل ہوگا وہ اتباعِ سُنت سے''

آپ کی حیات مبارکہ سُنتِ مبارکہ کا کامل نمونہ اور اسلاف کرام کی یادگار تھی، گویا چلتے پھرتے ایک اسوۂ حسنہ تھے۔۔۔۔ چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں محبت و شفقت فرمانا آپ کا وصفِ خاص تھا، علماء و مشائخ کا ادب و احترام کرنا بھی آپ کا ایک خصوصی عمل تھا۔۔۔۔ہم نے دیکھا ہے کہ علماء و مشائخ خود آپ کا بڑا ادب واحترام کرتے اور فیض وکسب حاصل کرتے۔۔۔۔حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کا اہل علم واہل قلم کی قدر کرنا اوران کی رہنمائی کرنا بھی آپ کی محبت وشفقت کا ایک پرتُو تھی اور یہ بھی مشاہدہ میں ہے کہ آپ کے ہاں اہل علم حضرات آتے آپ بہت مسرور ہوتے، علمی و دینی گفتگوں میں مصروف رہتے اور ساتھ ان کی رہنمائی بھی فرماتے۔

مولانا محمد عبدالمبین نعمانی ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ!

> حضرت پروفیسر صاحب کی شخصیت جتنی عظیم تھی آپ کے اندر اسی درجہ کا انکسار بھی تھا، اہل علم سے ٹوٹ کر ملتے، ان کی قدر کرتے، کسر نفسی آپ کی خو تھی، آپ ایک زاہد مرتاض، صوفی باصفا اور مرشد برحق بھی تھے، حلقہ بگوشوں کی تربیت پر خاص توجہ فرماتے اور نفس کشی کا درس دیتے، فی الجملہ آپ کی ذات ایک انجمن تھی۔ (ماہنا کنزالایمان: شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء، دہلی)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو بڑی حکمت و صلاحیتوں سے نوازا تھا، آپ بھی انہی ہستیوں میں تھے کہ جنہوں نے دین واسلام کا پرچم بلند کیا اور دین کو پھر سے زندہ کیا۔۔۔۔ نہ صرف دین کو زندہ کیا بلکہ نظامِ شریعت وسنت کو عروج بخشا، مسعود ملت کے علمی، تجدیدی و دینی کارناموں کا ایک طویل سفر ہے۔۔۔۔ ماشاءاللہ

پوری زندگی آپ کی تبلیغ میں گزری اور جہاں بھی رہے ،اللہ ورسول کا پیغام پہنچایا۔۔۔۔اپنے حُسن سلوک وحُسن اخلاق سے بے شمار لوگوں کو متاثر کیا، اپنے حسن تبلیغ سے ہزاروں کو اللہ ورسول کے قریب کیا۔۔۔۔اللہ ورسول کا گرویدہ بنایا، شیدائی وفدائی بنایا اور ساتھ اپنا بھی۔۔۔۔اللہ اکبر!

ماشاء اللہ! لوگ آپ کے حُسنِ سلوک، حُسنِ اخلاق اور حُسنِ کردار کے اتنے گرویدہ ہوئے کہ بعض حضرات نے تو یہاں تک فرمادیا تھا کہ!

''یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے خلافتِ راشدہ کا دور آ گیا ہو''

(عبدالستار طاہر: تذکار مسعودملت، مطبوعہ رضا دارالاشاعت، لاہور)

ایک عالم دین نے تو یہاں تک فرمادیا کہ!

''مولانا محمد مسعود احمد کی صحبت میں قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہوگئی، بخدا ہم تو اب مسلمان ہوئے ہیں۔'' (ایضاً)

بلاشبہ آپ کی پُرکشش شخصیت نے قرون اولیٰ کی یاد تازہ کی کیوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروی نے آپ کو کامل بنایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین وتبع تابعین اور اکابر اہلسنت کے نقش پا بھی رہے۔۔۔۔اللہ کے محبوبوں و پیاروں کے نقش قدم پر چل کر جو آج آپ کو مقام خاص حاصل ہوا وہ رہتی دنیا تک راہوں میں اُجالا کرتا رہے گا۔

حضرت مسعودِ ملت کی سحر انگیز شخصیت کو ہر پہلو سے دیکھیں ہر جا جہان دیگر نظر آتا ہے، آپ کی سیرت، عمل وکردار ایک آئینہ کی طرح صاف ہے۔۔۔۔ شریعت وسنت کی پابندی اس قدر کی کہ آپ کو قوت، عظمت اور عزت جیسی خوبیاں

بھی عطا ہوئیں۔۔۔۔آپ عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے رنگے ہوئے تھے جیسے ہمارے اکابر رنگے ہوئے تھے، آپ کی شان یہ تھی کہ جو عشق کا رنگ آپ پر چڑھا وہی رنگ دوسروں پر بھی چڑھایا۔۔۔۔آپ کی پرکشش شخصیت کو دیکھ کر کوئی بھی ذی شعور متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا،آپ کی شخصیت نے عوام الناس کیا بلکہ علماء و مشائخ کو بھی متاثر کیا۔۔۔۔مولانا یٰسین اختر مصباحی ایک جگہ یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ!

> حضرت پروفیسر محمد مسعود احمد ذاتی واخلاقی سطح پر بھی نہایت وسیع الظرف اور بلند کردار انسان تھے۔ان سے ملنے والے افراد ان کی شخصیت سے حد درجہ متاثر ہوا کرتے تھے۔تفاخر وتعلّی اور جذبۂ شہرت وناموری سے وہ کافی حد تک محفوظ تھے اور اپنے آپ کو انھوں نے انکسار وتواضع کا پیکر بنا رکھا تھا۔

(ماہنامہ کنز الایمان: شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء، دہلی)

حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری کی یہ تحریر بھی قابل غور ہے کہ!

> آپ کے قلمی فیضان سے نہ صرف پاک وہند بلکہ بین الاقوامی سطح پر کتاب سے تعلق رکھنے والے ہزاروں کی تعداد میں مستفیض ہورہے تھے، نئے نئے کلمات وطیبات سے دلوں کو متاثر کررہے تھے۔نہ جانے کتنے غیر مسلم اور بدعقیدہ لوگوں نے اسلام وعقیدہ کی بے پایاں دولت پائی،آپ نے ہر شعبۂ علم کو نوازا،جدید وقدیم علوم کی تفہیم اس انداز سے فرمائی کہ ہر قاری نے تحسین وتبریک کے نذرانے پیش کئے۔آپ کے علم وعمل سے روحانی چشمے پھوٹتے رہے اور ہر شعبۂ زندگی سے متعلق افراد نے آپکی

ارادت وعقیدت کو اس نہج سے اپنایا کہ شریعت وطریقت کے متبع
نظر آتے ہیں۔آپ کی تصانیف وتالیفات سے ایک جہاں بہرہ
مند ہوتا رہے گا۔(ماہنامہ معارف رضا: شمارہ جون ۲۰۰۸ء، کراچی)

حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری مدظلہ نے سچ فرمایا!

عالم اسلام میں حضرت مسعود ملت کا عزت وشرف سرکار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر واذکار اور عشق محبت کا مرہون منت
ہے۔(جاوید اقبال مظہری: عنایات مظہریہ کا مظہر، مطبوعہ کراچی)

حضرت مسعود ملت علوم قدیمہ وجدیدہ کے جامع اور اپنی تحقیقی وتخلیقی تصنیفات وتالیفات کے سبب دنیائے علم، دانش وادب اور دنیائے اہلسنت کے ہم عصروں میں نہایت ہی ممتاز اور قدر آور شخصیت کے مالک تھے بلکہ یوں کہیئے کہ آپ کی شخصیت عالم اسلام بالخصوص سواد اعظم اہلسنت کے لئے ایک نعمت سے کم نہ تھی۔

مسعود ملت علیہ الرحمہ کا انداز تبلیغ وبیاں سب سے الگ تھا اور آپ کے قول وفعل میں کوئی تضاد نہ تھا۔۔۔لوگ اس بات کے شاہد ہیں کہ آپ دکھاوا اور ریاکاری سے دور رہتے تھے، آپ نے جو علمی ودینی کارنامے انجام دیئے۔۔۔ نمود ونمائش، تنقید اور تعصب سے بالاتر ہوکر آپ نے علمی کام سرانجام فرمائے، خود اکثر فرماتے کہ!

''فقیر نے علمی ودینی کام محض اللہ ورسول کی رضا کے لئے کئے''

آپ کی نظر اللہ ورسول پر تھی، آپ کا عمل صاف ستھرا اور نکھرا ہوا تھا، جناب علامہ کوکب نورانی اوکاڑی مدظلہ نے خوب فرمایا!

''ان کی ذات میں صرف قال قال نہ تھا ان میں حال بھی تھا، وہ

قول ہی نہیں فعل میں بھی اسلاف کا نمونہ تھے۔''

(مجلّہ المظہر :شمارہ جون ۲۰۰۸ء، کراچی)

دوسری جگہ فرمایا کہ!

''ان کی زندگی کتاب وقلم اور علم وعمل سے عبارت ہے، حروف کے مخارج ان کی گفتار میں واضح محسوس کیے جاسکتے تھے۔ آواز میں دلی والوں کی سی کھنک اور لہجے میں صوفیوں کی سی دھمک تھی، تحریر میں ان کا اپنا اسلوب تھا مگر تحریر ہو یا تقریر، وہ اعتماد اور یقین سے کہنے، لکھنے والے تھے۔ ہر تحریر کو محفوظ رکھنا بھی ان کا ایک وصف تھا۔ (ماہنامہ جہان رضا: شمارہ اپریل ۲۰۰۸ء، لاہور)

صوفی عبدالستار طاہر زید مجدہ نے ایک مقام پر کیا خوب فرمایا کہ!

اُن کی باتوں میں خوشبو ہے، تازگی ہے۔۔۔۔وہ اللہ کے محبوب ہیں، محبوبِ خدا کے پیارے ہیں، دُلارے ہیں۔۔۔۔اُن کے جمال میں جلال ہے۔۔۔۔اُن کا جمال لازوال ہے۔۔۔۔ہر ہر آن میں کمال ہے۔۔۔۔زندگی کی حرارت ہے۔۔۔۔ بشارت ہے، نظارت ہے۔۔۔۔اُن کا ہر ہر لمحہ اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عبارت ہے۔۔۔۔مجسم اتباع پیکر اطاعت۔۔۔۔ان کا ہر موسم بہاریہ ہے۔۔۔۔اہل اللہ کی صحبت میسر نہ ہو تو ان کے اذکار ہی اُن کی محبت کا مماثل ہوتے ہیں۔

گل نہ سہی نگہتِ گُل ہی سہی

(عبدالستار طاہر: مرتبہ جان نعمت، لاہور)

حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کو جس جہت اور جس پہلو سے آپ دیکھیں سب سے الگ ہی نظر آتے ہیں اور ہم اس پرفتن دور میں آپ کو علماء و مشائخ میں ممتاز پاتے ہیں۔۔۔۔ماشاءاللہ! آپ کی تبلیغ کا طریقہ سب سے جدا اور بڑا دلنشین تھا۔

آپ کی پرکشش و پرمغز گفتار نے لوگوں کو بڑا متاثر کیا۔۔۔۔آپ کے پاس جو بھی بیٹھتا تو گھٹن محسوس نہیں کرتا تھا۔۔۔۔ماشاءاللہ! آپکی باتوں میں بڑی کشش تھی۔۔۔۔اندازِ بیان اتنا اچھا تھا کہ انسان سنتا چلا جاتا اور تقریر و خطاب میں اتنی کشش تھی کہ انسان گم سا ہو جاتا تھا۔۔۔۔لوگ آپ کی پُرکشش خطبات سے بہت مستفیض ہوتے تھے، آپ کی محفل میں ایک بار جو بیٹھتا پھر دوسری بار ضرور آرزو کرتا آپ بڑے دلنشین انداز میں گفتگو فرماتے اور لوگ متاثر ہوتے چلے جاتے۔۔۔ماشاءاللہ! آواز میں اتنی مٹھاس کہ سنتے چلے جائیں اور تشنگی بڑھتی چلی جائے۔

آپ کی ایمان افروز، عاشقانہ و عقیدت مندانہ گفتگو جو بھی سنتا تو کیف و سرور ہی پاتا۔۔۔۔آپ کی باتوں میں ایمانی لذت پائی جاتی تھی اور گفتار میں نرمی ہی نرمی تھی۔۔۔۔کم گفتگو فرماتے تھے لیکن جو کچھ فرماتے اس میں ہدایت ہی ہدایت ہوتی۔۔۔۔نصیحت ہی نصیحت ہوتی اور رہنمائی ہی رہنمائی ہوتی۔۔۔۔کیا عرض کریں کہ آپ کی باتوں میں تاثیر ہی تاثیر تھی اور آپ کی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ تو جیسے قلب پر نقشِ جاویداں بن کر ثبت ہو جاتے کہ سُننے اور پڑھنے والوں کی سیرتیں سنورتی چلی جاتیں۔

آپ کی پرکشش گفتار و خطبات نے جس طرح متاثر کیا عین آپ کی عاشقانہ، عارفانہ، شاعرانہ، عقیدت مندانہ اور عالمانہ تحریروں نے بھی متاثر کیا۔۔۔۔آپ

کے اندازِ فکر نے لوگوں کے دلوں میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ روشن کیا۔۔۔آپ کی تحریریں کس قدر عاشقانہ ہیں کہ پڑھنے والا عقیدت مند ہی نہیں بلکہ محبت والا بنتا چلا جاتا ہے اور اُس کے دل میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا درد جاگ اُٹھتا ہے، جن کے دلوں میں شک وشبہات ہوتے ہیں ماشاء اللہ! آپکی تحریریں اس مرض کو بھی دور کر دیتی ہیں۔۔۔۔آپ کا اندازِ درس بہت ہی اعلیٰ تھا، آپ کے ذہن ودماغ اور آپ کے فکر میں اللہ ورسول کی محبت کا درد سمایا ہوا تھا۔۔۔۔اپنے ملفوظات، خطبات اور تحریرات کے ذریعے اس فکر کو عوام الناس میں اُجاگر کیا۔۔۔۔جو درد آپ کے دل میں تھا وہی درد لوگوں کے دلوں میں پیدا کیا اور اپنے اندازِ تبلیغ سے محبت وعشق کا جو چراغ روشن کیا کہ خود روشن وتابناک ہوتے چلے گئے، مولانا غلام مصطفیٰ قادری رضوی نے آپ میں جذبۂ عشق ومحبت کو دیکھ کر ایک جگہ بے ساختہ لکھا کہ!

> مسعودِ ملت خود بہت بڑے عاشق تھے، وفادارِ مصطفیٰ ﷺ تھے اور اسی کا درس بھی مسلمانوں کو دیتے تھے۔محبت وعشقِ نبوی کی شمع قلوبِ مسلمین میں فروزاں کرنے کے لیے ان کی زبان وقلم نے نمایاں رول ادا کیا، ان کی کتب میں اس محبت وعقیدت کے گلہائے رنگارنگ نکھرے ہوئے ہیں!

(ماہنامہ کنزالایمان: شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء، کراچی)

علامہ محمد فیاض احمد اویسی رضوی نے سچ فرمایا کہ!

> ان کا اسلوبِ تحریر ایسا دلنواز تھا کہ پڑھنے والا اُکتاہٹ محسوس نہیں کرتا۔اُن کے قلم میں ایسی خداداد طاقت تھی کہ جب وہ کسی موضوع پر لکھتے الفاظ سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتے اور

اندازِ تحریر ایسا جامع اور مدلل و محقق ہوتا کہ کسی کو انکار کی مجال ہی کہاں۔(ماہنامہ معارف رضا: شمارہ جون ۲۰۰۸ء، کراچی)

آپ کی پُر کشش شخصیت اور پُر نور تحریرات سے کون متاثر نہیں تھا؟۔۔۔۔علماء ہوں۔۔۔۔مشائخِ عظام ہوں۔۔۔۔ادیب ہوں۔۔۔۔دانشور ہوں۔۔۔۔پروفیسر ہوں۔۔۔۔ڈاکٹر ہوں۔۔۔۔ اہل علم و اہل قلم ہوں اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے حضرات ہوں گویا سب ہی متاثر نظر آتے ہیں، موضوع یہ نہیں ہے ورنہ اس حوالے سے تفصیل سے ذکر کرتا۔

حضرت مسعود ملت علیہ الرحمۃ جن کا تحریری سلسلہ بہت وسیع ہے، اب تک بے شمار مضامین، مقالات، تقدیمات اور کتابیں تحریر فرما چکے ہیں۔۔۔۔آپ کی کتب ورسائل نے لوگوں میں علمی، دینی اور محبت و عشق کا جذبہ پیدا کیا ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں بہت لکھا اور جس انداز سے لکھا ہر ایک کو متاثر کرتے چلے گئے۔۔۔۔حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کو جس انداز سے آپ نے ذکر کیا یا اُجاگر کیا اُس کی مثال اس صدی میں شاید ہی کہیں ہو۔۔۔۔حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و خصائص مبارک پر جو کچھ لکھا آپ نے محبت و عشق میں مستغرق ہو کر لکھا۔۔۔۔اسی جزبہ محبت و عشق نے آپ کو ایک عاشق رسول بنایا۔۔۔۔آپ کی عاشقانہ تحریروں نے ہزاروں کو متاثر کیا اور عشق و محبت سے لبریز انہی تحریروں نے لوگوں کے دلوں میں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ روشن کیا ہے۔۔۔۔ہزاروں لوگ انہی تحریرات سے بہرہ ور ہوئے اور ہو رہے ہیں، ایسے کئی حضرات ہیں کہ انہی تحریرات کو اپنے لئے رہبر و رہنما بنایا اور آپ ہی کی رہنمائی میں لکھنے کا سلیقہ و ادب پایا۔۔۔۔راقم بھی آپ ہی کے نقش کفِ پا کے نشانات کو پا کر قلم اُٹھانا سیکھا ہے۔

بلا شبہ آپ کے ملفوظات وافکار نے ہزاروں کوایک سیدھی راہ دکھائی اور محبت وعقیدت سے آشنا کیا۔۔۔گویا آپ نے ایک انقلاب برپا کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ کر قلمی جہاد فرمایا۔۔۔اپنے خطبات وتصانیف کے ذریعے دین اسلام کی خدمت کی اور اپنے افکار، نظریات اور تعلیمات سے ہزاروں کو فیض پہنچایا، بقول حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری مدظلہ کہ!

''الحمدللہ! آج سارا عالم حضرت مسعود ملت کے عارفانہ، عالمانہ، عاشقانہ ملفوظات اور افکار پڑھ پڑھ کر اور سن سن کر رورہا ہے۔'' (ولی نعمت مسعود ملت، مطبوعہ کراچی)

حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارکہ میں تو لکھا ہی ہے ساتھ ہی انھوں نے اُن ہستیوں کی شان میں بھی لکھا جو اللہ ورسول کے محبوب اور پیارے ہیں۔۔۔اُن عظیم ہستیوں میں خاص امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہم کا بھی ذکر آتا ہے۔۔۔آپ نے ان دو عظیم شخصیتوں پر لکھا اور اتنا لکھا کہ زندہ جاوید ہوگئے۔

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی حیات وسیرت طیبہ، علمی و دینی نظریات وتعلیمات پر بے حد لکھا اور لوگوں تک پہنچایا۔۔۔حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے افکار وتعلیمات کو آپ نے عام کیا۔۔۔آپ کے نظریات کو عام کیا۔۔۔آپ کے کردار وعمل اور دینی وتجدیدی کارناموں کو اُجاگر کیا۔۔۔حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے افکار اور معارف کو مجدد ملت علیہ الرحمہ نے ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی صورت میں بھی ساری دنیا میں عام کیا۔۔۔یہ عظیم انسائیکلو پیڈیا جو کہ بارہ جلدوں اور ''باقیات جہان امام ربانی'' تین

جلدوں پر مشتمل ہیں۔۔۔ماشاء اللہ! حضرت مجدد ملت علیہ الرحمہ نے بڑی خوش اسلوبی سے یہ عظیم کام سرانجام فرمایا۔

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے تجدیدی، علمی، دینی، ملی، سماجی، اصلاحی وادبی اور سائنسی کارناموں کو بھی حضرت مجدد ملت نے بڑے ہی دلنشین انداز میں عام فرمایا، مخالفین نے بڑی کوشش کیں کہ اعلیٰ حضرت پر کام کرنے پر مسعود ملت کے راستہ میں رکاٹیں کھڑی کی جائیں۔۔۔لیکن مسعود ملت کا قلم حق کی جانب تھا اور اس عاشق صادق کو ابھارنے میں کوشاں تھا، اعلیٰ حضرت کو جتنا دبایا گیا اتنا ہی ابھر کر سامنے آئے۔۔۔اللہ نے مجدد ملت حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کو منتخب فرمالیا تھا اور یہ کام آپ سے لینا تھا۔۔۔آپ نے اعلیٰ حضرت کی شان میں اتنا لکھا کہ آج اعلیٰ حضرت کا ذکر پوری دنیا میں ہورہا ہے بقول مخالفین اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کہ!

> ''ہم نے احمد رضا کو تو دفن کردیا تھا، فلاں پروفیسر (مسعود ملت) نے قبر سے نکالا ہے اب انہیں دوبارہ دفن کرنے میں نصف صدی لگے گی''۔ (تذکار مسعود ملت، لاہور)

حضرت مسعود ملت نے اعلیٰ حضرت پر جتنا تحقیقی کام کیا کہ اسی نسبت سے آپ ''ماہر رضویات'' ہوگئے اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی شان میں جس انداز اور جس شان سے آپ نے لکھا کہ آپ۔۔۔''ماہر مجددیات'' ''ناشر مجددیات'' اور ''نائب امام ربانی'' کہلائے۔۔۔اپنے عہد میں تحقیقانہ انداز سے ان دو اہم شخصیتوں کو آپ نے اُجاگر کیا عین آج آپ کی بھی ذاتِ گرامی سراپا تحقیق بن گئی۔۔۔یقیناً موجودہ اور آنے والے مورخین، محققین وقلم نگار حضرت مسعود ملت

علیہ الرحمہ کی پُرکشش شخصیت پر قلم اُٹھائیں گے اور مزید اس کام کو آگے بڑھائیں گے، انشاءاللہ!

ویسے یہ اعجاز ہے کہ آپ کی حیات ہی میں آپ کی شخصیت پر کام ہوا اور منظر عام پر بھی آیا۔۔۔آپ واحد شخصیت ہیں کہ جن کی حیات ہی میں مقالہ ڈاکٹریٹ لکھا گیا جو کہ بہار یونیورسٹی کے اعجاز انجم لطیفی کا خوبصورت تحقیقی شاہکار ہے۔۔۔دنیائے علم وادب میں اس مقالہ کو بہت پذیرائی ملی، اہل علم وقلم حضرات نے اس مقالۂ ڈاکٹریٹ سے استفادہ بھی کیا۔۔۔آپ علم وادب کا وہ خزانہ چھوڑ گئے جس سے دنیائے علم وادب، عوام وخواص، عالم وعارف فیضیاب ہوکر آپ کی پُرکشش شخصیت کو احاطۂ تحریر میں لاتے رہیں گے، انشاءاللہ تعالیٰ!

آپ حضرت مسعود ملت کی علمی، دینی، ادبی وتجدیدی خدمات ملت اسلامیہ اور بالخصوص سواد اعظم اہلسنت کے لئے عظیم سرمایہ بن گئیں، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری زید مجدہ نے صحیح فرمایا کہ!

> ''عالمی سطح پر ابلاغ علم واشاعت دین کے لیے اُن کی تجدیدی خدمات اور بلند پایہ تصانیف عالم اسلام کا بیش قیمت سرمایہ اور دنیائے اہل سنت کا سنگھار ہیں''۔

(ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری: وہ گیا تاروں سے آگے، مطبوعہ کراچی)

آج عالم سنیت رہبر ورہنما، محقق ومفکر، ولی نعمت، سرمایہ ملت، فخر ملت، ماہر رضویات، ماہرِ مجددیات اور مجدد ملت مسعود ملت علیہ الرحمہ کی ظاہری زیارت سے محروم ہوگئی (اناللہ وانا الیہ راجعون)

راقم جناب ڈاکٹر سید عدنان خورشید کی اس بات کو پیش کر کے اپنی بات کو ختم کرتا

ہے انھوں نے بڑی اعلیٰ بات کہی کہ!

''آج بھی اہلِ اسلام واہلِ سنت کی جنگ عقائدِ باطلہ سے جاری
ہے مگر نعرہ جنگ لگانے والا خاموش ہوگیا، پروانۂ رسالت، شمع
رسالت پر نچھاور ہوا اور اپنے خالقِ حقیقی کے جلووں سے
وصالِ حقیقی کر گیا'' اناللہ وانا الیہ راجعون

احقر شکر گزار ہے حضرت مسرورِ ملت دامت برکاتہم اور ڈاکٹر سید عدنان خورشید صاحب کا کہ راقم کی اس کتاب پر نظر ثانی فرمائی اور اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازا، اللہ تعالیٰ انہیں علم وعمل میں ترقیاں عطا فرمائے، آمین

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مجدد ملت علیہ الرحمہ کے درجات کو بلند سے بلند فرمائے اور آپ کے نورانی وروحانی فیض کو آپ کے لختِ جگر وجانشین، حضرت ابوالسرور محمد مسرور احمد دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعے جاری وساری فرمائے۔ آمین

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مسرورِ ملت دامت برکاتہم العالیہ کو ہمت وقوت عطا فرمائے اور آپ کے عمل وعمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ علیٰ وآلہ وازواجہ واصحابہ وسلم۔

۱۱ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ

۸ اپریل ۲۰۰۹ء

احقر

محمد علی عبداللہ سومرو مسعودی